Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۰/۳۵، نمبر ۱۷۶، منگل ۳ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ، ۴ ظہور ۱۳۶۰ ہش، ۴ اگست ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، ٹیلیفون نمبر ۴۴۹، قیمت: ۵۵ پیسے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ وفا / جولائی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو ہمیشہ صحت و سلامتی اور خیر و عافیت کیساتھ رکھے اور غلبۂ دین حق کے منصوبوں کے سلسلہ میں حضور کو غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر حضور کی انتھک مساعی کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرماتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں اضافے اور کمزوری کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو کامل و عاجل صحت عطا کرے۔ آمین۔

مجھے حادثہ پیش آنے کی خبر سن کر اور پڑھ کر۔ عزیز و اقارب۔ دوست اور احباب بذریعہ فون اور خطوط اور خود تشریف لا کر عیادت فرما رہے ہیں اور دعائیں بھی کر رہے ہیں۔ میں ان سب کا ممنون ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اب مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے اور حالت دن بدن بہتر ہو رہی ہے

عزیزوں اور دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ مکمل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔ ممنون ہوں گا

منیر الدین احمد۔ فتح دین سٹریٹ
محلہ بختے والا۔ گوجرانوالہ۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شوال کے چھ روزے رکھنے والے کو سارے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا

کیونکہ ایک روزے کا دس گنا ثواب ملتا ہے اس طرح چھتیس ۳۶ روزوں کا تین سو ساٹھ ۳۶۰ گنا ثواب ملے گا

۱۔ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ۔

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال ص ۳۹۱/۱-۲)

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔ کیونکہ ایک روزے کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔ اس طرح چھتیس روزوں کا تین سو ساٹھ گنا ثواب ملے گا۔

۲۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَوْصَانِیْ حَبِیْبِیْ صلی اللہ علیہ وسلم بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَھُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِیَامِ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ وَصَلٰوۃِ الضُّحٰی وَبِاَنْ لَا اَنَامَ حَتّٰی اُوْتِرَ۔

مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ ص ۲۷۸/۱-۲

ترجمہ:۔ حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تاکید فرمائی جن کو میں زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔ ایک آپؐ نے یہ فرمایا کہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھوں، دوسرے چاشت کی نماز پڑھوں، تیسرے وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں۔

۳۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّھْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ۔

(ترمذی کتاب الصوم باب صوم ثلثۃ من کل شھر ص ۹۵/۱)

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ثواب کمانا چاہو تو ہر مہینے کے ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھو۔

خدام بھائی توجہ فرمائیں

جیسا کہ خدام کو معلوم ہے کہ شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے باقاعدہ طور پر (ٹائپ، شارٹ ہینڈ) اردو، انگلش کی کلاسز کا انتظام موجود ہے خدام سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ٹائپ، شارٹ ہینڈ کی ضرورت ہر پڑھے لکھے خادم کو پیش آسکتی ہے۔ امید ہے خدام زیادہ سے زیادہ توجہ فرماویں گے۔

مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مشرقی ممالک کے کامیاب دورے کے بعد:

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی بخیر و عافیت ربوہ واپسی

صحت نسبتاً بہتر ہے لیکن تکان کے اثرات ابھی باقی ہیں:

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تقریباً پونے تین ماہ پر ممتد مشرقی ممالک کا دورہ فرما کر ۲۳ جولائی کو واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ! دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔

محترم میاں صاحب موصوف ان تمام احباب کے ممنون ہیں جنہوں نے دورہ کے دوران اپنی دلی دعاؤں سے ان کی مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

دورے کے دوران محترم میاں صاحب موصوف کی علالت طبع کا ذکر کر کے احباب سے دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ اب اطلاعاً عرض ہے کہ محترم میاں صاحب کی صحت نسبتاً بہتر ہے لیکن تکان کے اثرات باقی ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب کو صحت و تندرستی کے ساتھ بیش از پیش دینی خدمات کی توفیق ارزانی فرماتا رہے۔ (وکالت تبشیر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ شوال ۱۴۰۱ھ
۳۰ ظہور ۱۳۶۰ ہش

رمضان المبارک سے حاصل ہونے والا بنیادی سبق

رمضان کا بابرکت مہینہ حقیقی مومنوں کو اپنی عظیم الشان برکتوں سے مالا مال کرنے اور اس طرح عید الفطر کی شکل میں ہمارے لئے خوشیوں کے سامان پیدا کرنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ رمضان کا مہینہ تمام دوسرے مہینوں کی طرح انتیس یا تیس دن کا ہوتا ہے اور اس نے اپنی تمام تر برکتوں اور رحمتوں کے باوصف جن سے یہ حقیقی رنگ میں فائدہ اٹھانے والے مومنوں کو مالا مال کرنے کا موجب بنتا ہے اختتام پذیر ہونا ہی ہوتا ہے۔ سو امسال بھی رمضان آیا اس نے ہمیں عظیم الشان برکتوں، رحمتوں، فضلوں سے مالا مال کیا اور ہمارے لئے عید پر منتج ہو کر گزر گیا۔ لیکن یہ ہمیشہ کی طرح ہمیں ایک بنیادی سبق دے گیا ہے وہ سبق کیا ہے؟ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر سیدنا حضرت مصلح موعود اس سبق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رمضان گزر گیا اور وہ دن آگیا جسے عید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رمضان ہمیشہ ختم ہو جاتے ہیں اور خدا اپنے بندوں کے لئے عیدیں بھیج دیتا ہے۔ لمبے سے لمبا عرصہ امتحان کا جو خدا نے اپنے بندوں کے لئے رکھا ہے۔ رمضان کا مہینہ ہے تیس دن خدا کے بندے روزے رکھتے ہیں، بھوکے رہتے ہیں، پیاسے رہتے ہیں، شہوانی تقاضوں سے بچتے ہیں، راتوں کو جاگتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں۔ تلاوت قرآن کریم زیادہ کرتے ہیں اور بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں۔ غرض یہ تیس دن کا مہینہ دینی لحاظ سے عجیب لطف اور مزے کا مہینہ ہوتا ہے۔ لیکن جسمانی لحاظ سے ایک امتحان ہوتا ہے کیونکہ خدا کے بندے بھوکے پیاسے رہتے اور شہوانی تقاضوں سے اپنے آپ کو مجتنب رکھتے ہیں۔ لیکن یہ ابتلاء ایک مہینہ کے بعد ختم ہو جاتا ہے اور خدا اپنے بندوں کے لئے عید کا دن لے آتا ہے۔ اس طرح مومنوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو وہ ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں اور ان کے بعد جلد ہی خوشی اور راحت کا دن آجاتا ہے۔" (الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۴۰ء)

اس سبق کی اہمیت اور اس کی بے انداز افادیت سے مامورین الٰہی کی جماعتیں بخوبی آگاہ ہوتی ہیں اس لئے کہ غلبۂ حق کی غرض سے ہی انہیں قائم کیا جاتا ہے اور انہیں بشارت دی جاتی ہے کہ بالآخر ان کے ذریعہ سے حق ضرور غالب آئے گا۔ زمین و آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ حق غالب نہ آئے۔ لیکن غلبۂ حق کی عید کے روز سعید سے پہلے مجاہدوں اور مشقتوں کے ذریعہ نیز ایذا رسانیوں، اتلاف حقوق اور ظلم و ستم کے آئینہ دار مخالف حالات میں صبر و ثبات کے عظیم الشان مظاہروں کے ذریعہ انہیں ایک ایسے طویل زمانہ میں سے گزرنا پڑتا ہے جو رمضان اور اس کی کیفیات کا حامل ہوتا ہے۔ یہ زمانہ اپنی تمام تر تکالیف اور مصائب و شدائد کے باوجود ان کے لئے نزول برکات کا زمانہ بھی ہوتا ہے۔ اور بالآخر غلبۂ حق کی شکل میں عید کا روز سعید دیکھنا بھی ان کے لئے مقدر ہوتا ہے۔ وہ اس زمانہ کی تکالیف اور مصائب و شدائد کو صبر سے برداشت کرتے اور ساتھ کے ساتھ برکات کے مورد بنتے چلے جاتے ہیں اور اس یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ ان کے لئے ایک عظیم الشان عید کا دن طلوع ہونے والا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے تیرہ سالہ مکی دور اپنے مصائب و شدائد اور ساتھ کے ساتھ نزول قرآن کی شکل میں ملنے والی بشارتوں اور تسلیوں کی وجہ سے رمضان اور اس کی مخصوص کیفیات کا حامل دینی لحاظ سے ایک عجیب لطف اور مزے کا زمانہ تھا اور ساتھ کے ساتھ جسمانی لحاظ سے ایک امتحان کا زمانہ بھی تھا۔ اور اس امتحان کے زمانہ کے بعد فتح مکہ کی شکل میں ان کے لئے ایک عظیم الشان عید کا دن بھی دیکھنا مقدر تھا۔ چنانچہ مصائب و مشکلات اور ساتھ کے ساتھ نزول برکات کے اس زمانہ کی رمضان کے مشابہ کیفیات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ (سورۃ الم نشرح)

ترجمہ:۔ کیا ہم نے تیرے لئے تیرے سینہ کو کھول نہیں دیا اور تیرے بوجھ کو تجھ پر سے اتار کر پھینک نہیں دیا۔ ایسا بوجھ جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی اور تیرے ذکر کو بھی ہم نے بلند کر دیا ہے۔ پس (یاد رکھ کہ) اس تنگی کے ساتھ ایک بڑی کامیابی مقدر ہے (ہاں) یقیناً اس تنگی کے ساتھ ایک (اور بھی) بڑی کامیابی مقدر ہے۔ پس جب (بھی) تو فارغ ہو تو (خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے) پھر کوشش میں لگ جا اور تو اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔

الغرض رمضان سے حاصل ہونے والا یہ سبق کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو وہ ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں اور ان کے بعد بالآخر خوشی اور راحت کا دن جو عید کے مشابہ ہوتا ہے ضرور آتا ہے ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی سبق ہے۔ اس آخری زمانہ میں اس نہایت ہی اہم اور بنیادی سبق کی حقیقی معرفت ہمیں عطا کی گئی ہے۔ اس لئے کہ خدائی حکمت کے ماتحت ہم بھی ایک ایسے زمانہ میں سے گزر رہے ہیں جو مصائب و شدائد اور تکالیف کے ساتھ ساتھ خدائی بشارتوں اور اکناف عالم میں ملنے والی روز افزوں کامرانیوں کی وجہ سے رمضان اور اس کی مخصوص کیفیات کا حامل ہے اور بالآخر ہمارے لئے بھی غلبۂ حق کی شکل میں ایک عظیم الشان عید کا دن دیکھنا مقدر ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ جہاں ایک طرف ہم صبر و برداشت اور استقلال و ثبات کا عظیم الشان مظاہرہ کرتے چلے جائیں۔ وہاں دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں اور اس سے دعائیں کرتے چلے جائیں کہ وہ ہمیں عزم و استقلال اور ثبات قدم عطا فرمائے۔ اور اپنے وعدوں کے بموجب غلبۂ حق کی شکل میں عظیم الشان عید کا دن ہمیں جلد دکھائے۔

رمضان سے حاصل ہونے والے اس عظیم الشان سبق پر سیدنا حضرت اقدس نے بھی بہت روح پرور انداز میں روشنی ڈالی ہے ہم حضور اقدس کے اس ارشاد پر ہی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

"اصل میں دیکھا گیا ہے کہ ابتلاء اور تکالیف کا زمانہ جو انسان پر آتا ہے وہ اس کے واسطے مفید ہوتا ہے ..... جس زمانہ کو انسان بسبب تلخی کے برا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے۔ اور نہیں چاہتا کہ ایسا زمانہ اس پر آوے۔ دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے بشرطیکہ صبر اور تحمل سے بسر کرے ..... جب تلخ زندگی مصائب و شدائد کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ ان کو برداشت کرتا ہے تو اس کے بعد پوشیدہ انعامات وارد ہوتے ہیں۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے کہ اول تکلیف ہوتی ہے تو پھر آرام حاصل ہوتا ہے۔ اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے جبکہ انسان بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو۔ جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزہ دار کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے ..... وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ درد کے بعد ہی راحت حاصل ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم ص۳۶۱، ص۳۶۲)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے ؛ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہد نبوی کا ایک گمنام عارف اور اس کی پُر معرفت دعا

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے وقت پوری دنیا خصوصاً اہل عرب شرک اور بت پرستی کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم: ۴۲) یعنی دریا بھی بگڑ گئے اور خشک زمین بھی بگڑ گئی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ایک انقلاب عظیم دنیا میں رونما ہوا اور تھوڑے دنوں میں وہ جزیرہ عرب جو بجز بت پرستی کے اور کچھ بھی نہیں جانتا تھا ایک سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا۔ وحشی لوگ انسان اور پھر انسانوں سے با اخلاق بلکہ خدا نما انسانوں میں بن گئے۔ حتیٰ کہ بادیہ نشینوں میں بھی ایسے ایسے عارف اور ابدال پیدا ہوئے جن کے سینے خدا کے عشق کے نور سے منور تھے اور زبانیں ذکر الٰہی کے لئے وقف تھیں اور اگرچہ تاریخ اسلام نے ان کے نام ریکارڈ نہیں کئے۔ مگر ان کی یادیں کبھی فراموش کی نہیں جا سکتیں۔ انہیں مقربان درگاہ الٰہی میں ایک گمنام اعرابی بھی ہے جس کی مناجات کو سن کے خدائے ذوالعرش کے سب سے بڑے عاشق شہنشاہ دو عالم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے شاندار الفاظ میں اظہار خوشنودی فرمایا اور سونے کی ایک ڈلی اپنے دست مبارک سے اسے بطور انعام عنایت فرمائی جو اپنی نوعیت کا پہلا اور آخری اعزاز ہے جو کسی خوش نصیب صحابی کو درگاہ محمدی سے عطا کیا گیا۔

عہد نبوی کے اس بے مثال واقعہ کو خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے روایت فرمایا ہے اور محدث اسلام حضرت ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۲۶۰ھ وفات ۳۶۰ھ) نے اپنی کتاب معجم اوسط میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔

ذیل میں یہ روایت مع ترجمہ ہدیہ قارئین کی جاتی ہے:۔

روایت:

"عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِاَعْرَابِيٍّ وَهُوَ يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَائِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ مَطَرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تَوَارٰى مِنْهُ سَمَاءٌ وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهٖ اِجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ آخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ۔ فَوَكَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْرَابِيٍّ رَجُلًا فَقَالَ اِذَا صَلّٰى فَائْتِنِيْ بِهٖ فَلَمَّا صَلّٰى اَتَاهُ وَقَدْ كَانَ اُهْدِيَ لَهٗ ذَهَبٌ مِّنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ فَلَمَّا اَتَاهُ الْاَعْرَابِيُّ وَهَبَ لَهُ الذَّهَبَ وَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ يَا اَعْرَابِيُّ؟ قَالَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ لِمَ وَهَبْتُ لَكَ الذَّهَبَ؟ قَالَ لِلرَّحِمِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ قَالَ اِنَّ لِلرَّحِمِ حَقًّا وَلٰكِنْ وَهَبْتُ لَكَ الذَّهَبَ بِحُسْنِ ثَنَائِكَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔"

("انتخاب حدیث" از مولانا محمد جعفر شاہ ندوی پھلواری صفحہ ۵۱۳، ۵۱۴، ناشران۔ ادارۂ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ۔ لاہور)

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک اعرابی کے پاس سے ہوا۔ وہ اپنی نماز میں یوں دعا کر رہا تھا کہ "اے وہ جسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں، جس تک قیاس کی رسائی نہیں۔ جس کا وصف کرنے والے پورا وصف بیان نہیں کر سکتے۔ جس میں حوادث کوئی تغیر نہیں پیدا کر سکتے جسے شکست کا کوئی خطرہ نہیں جو پہاڑوں کے بوجھ، سمندروں کے پیمانے، بارشوں کے عدد قطرات، درختوں کی تعداد برگ سے واقف ہے اور ان تمام چیزوں کی تعداد سے بھی باخبر ہے جن پر شب کی تاریکی یا دن کی روشنی پڑی ہو، جن کی آنکھوں سے کوئی آسمان دوسرے آسمان کو، کوئی زمین دوسری زمین کو، کوئی سمندر اپنی گہرائی کے اندر کی چیزوں کو اور کوئی پہاڑ اپنی چٹان کے اندر کی اشیاء کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ میری عمر کے آخری حصے کو بہترین حصہ زندگی اور میرے آخری اعمال کو بہترین عمل بنا اور میرا بہترین دن اسے بنا جس دن میں تجھ سے ملوں۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ایک آدمی کو اس کے پاس متعین فرما دیا کہ جب یہ نماز پڑھ چکے تو اسے میرے پاس لے آؤ۔ نماز ادا کرنے کے بعد وہ اعرابی حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ حضورؐ کے پاس اس وقت سونے کا ڈلا تھا جو کسی کان سے نکلا تھا اور حضورؐ کے پاس بطور ہدیہ آیا تھا جب وہ اعرابی حضورؐ کے پاس آیا تو حضورؐ نے اسے وہ سونا دے دیا اور پوچھا کہ تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ بنی عامر بن صعصعہ سے۔ پوچھا جانتے ہو میں نے یہ سونا کیوں دیا؟ عرض کیا کہ اس لئے کہ ہمارے آپ کے درمیان صلۂ رحمی کا تعلق ہے حضورؐ نے فرمایا۔ بلاشبہ رحم کا بھی حق ہوتا ہے لیکن میں نے تمہیں یہ سونا اس لئے دیا ہے کہ تم نے اس وقت اللہ کی بڑی نفیس ثناء کی ہے۔

سبحان اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق الٰہی اور تعلق باللہ کے مقناطیسی جذب اور تاثیر کا کتنا زبردست اعجاز چشم فلک نے دیکھا کہ آفتاب صداقت کی ایک ہی چمک نے ہزاروں لاکھوں مردوں کو جو شرک اور دہریت اور فسق و فجور میں مبتلا تھے زندہ کر دیا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس عظیم تجلی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس مرد صادق کا منہ دیکھا تھا جس کی عاشق اللہ ہونے کی گواہی کفار قریش کے منہ سے بھی بے ساختہ نکل گئی اور روز کی مناجاتوں اور پیار کے سجدوں کو دیکھ کر اور فنا فی الاطاعت کی حالت اور کمال محبت اور دلدادگی کی منہ پر روشن نشانیاں اور اس پاک منہ پر نور الٰہی برستا مشاہدہ کر کے کہتے تھے۔ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰى رَبِّهٖ کہ محمد اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے اور پھر صحابہؓ نے صرف وہ صدق اور محبت اور اخلاص ہی نہیں دیکھا بلکہ اس پیار کے مقابل پر جو ہمارے سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے ایک دریا کی طرح جوش مارتا تھا۔ خدا تعالیٰ کے پیار کو بھی تائیدات خارق عادت کے رنگ میں مشاہدہ کیا تب ان کو پتہ لگ گیا کہ خدا ہے اور ان کے دل بول اٹھے کہ وہ خدا اس مرد کے ساتھ ہے۔ انہوں نے اس قدر عجائبات الٰہیہ دیکھے اور اس قدر نشان آسمانی مشاہدہ کئے کہ ان کو کچھ بھی اس بات میں شک نہ رہا کہ فی الحقیقت ایک اعلیٰ ذات موجود ہے جس کا نام خدا ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں ہر ایک امر ہے اور جس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں"

("شہادۃ القرآن" صفحہ ۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ قرآن بایاتِ قرآن

★ مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک نمبر ۱۵۴ ضلع بہاولنگر

قرآن کریم وہ پہلی اور آخری آسمانی کتاب اور ربانی کلام ہے جس کی تاقیامت ظاہری و معنوی حفاظت ربّ جلیل و قدیر نے اپنے ذمہ لی ہے اور یہ دائمی معجزہ کا رنگ رکھنے والا اور عظمت و شانِ قرآن کو نمایاں کرنے والا پُر شوکت اعلان فرمایا ہے کہ:-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر ع۱)

"اس ذکر (یعنی قرآن) کو ہم نے ہی اتارا ہے۔ اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔"

پس دنیا کی کوئی طاقت اور حکومت نہ ہی گزشتہ چودہ سال میں قرآن کریم کے حروف و الفاظ میں کوئی تبدیلی کر سکی ہے اور نہ ہی آئندہ ابدالآباد تک کوئی طاقت اور کوئی حکومت اس کلام اللہ میں کوئی تغیّر و تبدل کر سکے گی لیکن قرآن کریم کے ماننے والے اور اپنے اوقات و اموال اور نفوس کی قربانیاں دیکر اس آفتاب عالمتاب کے نور کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والے بھی یاد دہانی کے محتاج ہیں کہ تا وہ کسی وقت بھی اشاعت و خدمتِ قرآن کی عظیم ذمہ داری سے نہ تو غافل ہوں اور نہ ہی سست گام۔ لہٰذا قرآن کریم کی برکات، عظمت و جلالتِ شان، اس کی زندگی بخش روحانی تاثیرات اور بلند مقام کے بارہ میں چند آیات مع ترجمہ ذیل میں دی جاتی ہیں تا ان پر غور کر کے ہم نئے روحانی ولولہ عشق سے سرشار ہو کر خدمتِ قرآن پر کمربستہ ہو جائیں۔ اپنے آقا و امام زمان کے اس ارشاد کو حرزِ جان بنائیں کہ "قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دیں کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے" پس ہماری زندگی قرآن میں ہے۔

قرآن - جو اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ

("یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے")

قرآن - جو تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

("اس کا اُترنا ربّ العالمین خدا کی طرف سے ہے")

(الواقعہ ع۳)

قرآن - جو وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (انبیاء: ع۷) کے عظیم و بے مثل خطاب کے حامل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا (بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ) (محمد ع۱)

قرآن - جو اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

(یہ قرآن) تو سب جہانوں کے لئے ایک نصیحت کی کتاب ہے۔ ع (الزمر: ع۵)

قرآن - جو كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (ص: ع۳)

("یہ (قرآن) ایک کتاب ہے، جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے۔ سب خوبیوں کی جامع ہے تاکہ وہ اس (اللہ) کی باتوں پر غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں")

قرآن - اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ - (الزمر: ع۱)

("ہم نے تیری طرف یہ کتاب (یعنی قرآن) کامل سچائیوں پر مشتمل اُتاری ہے")

قرآن - جو وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ (الزمر: ع۳)

"اور ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی باتیں بیان کر دی ہیں تاکہ وہ (یعنی کفار) نصیحت حاصل کریں"

قرآن - جو قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ (الزمر ع۳)

("ہم نے اس کو قرآن بنایا ہے جو اپنا مطلب کھول کر بیان کرنے والا ہے اس میں کوئی کجی نہیں (یہ اس لئے اترا ہے) تا لوگ تقویٰ اختیار کریں")

قرآن - جو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ (الدخان ع۱)

"ہم نے اس (کتاب) کو ایک برکت والی رات میں نازل کیا ہے کیونکہ ہم گمراہوں کو ہمیشہ سے ہوشیار کرتے آئے ہیں"

قرآن - جو فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ (الواقعہ ع۳)

"ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے۔ اس (قرآن) کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔"

قرآن - جو بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ (البروج)

"وہ ایک بزرگ کلام ہے اور ہر جگہ اور ہر زمانہ میں پڑھا جانے والا کلام ہے (اور مزید کمال یہ ہے کہ) وہ لوحِ محفوظ میں ہے"

قرآن - جو رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ (البینۃ)

"اللہ کی (طرف) سے آنے والا ایک رسول جو لانمیں ایسے) پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سناتا۔ جن میں قائم رہنے والے احکام ہوں"

قرآن - جو الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ "(وہ) رحمٰن (خدا) ہی ہے جس نے قرآن سکھایا ہے"

(الرحمٰن: ع۱)

قرآن - جو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ (القدر) "ہم نے یقیناً اس (قرآن) کو ایک (عظیم الشان) تقدیر والی رات میں اُتارا ہے"

قرآن - جو وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ (حکمت والا قرآن ہے)

(یٰسٓ: ع۱)

قرآن - جو كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الاعراف: ع۱)

"یہ (قرآن) ایک عظیم الشان کتاب (ہے جو) تیری طرف اُتاری گئی ہے (تو نے خود نہیں بنائی) پس تیرے سینہ میں اس کی وجہ سے کوئی تنگی پیدا نہ ہو (اس کے اُتارنے کی غرض یہ ہے کہ) تو اس کے ذریعہ سے مخاطبین کو آنے والے عذاب سے) ہوشیار کرے اور یہ (کتاب) مومنوں کے لئے ایک یاد دہانی ہے"

قرآن - جو هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ج وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ لا كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

(اٰلِ عمران: ع۱)

"وہی ہے جس نے تجھ پر یہ کتاب نازل کی ہے جس کی بعض آیتیں (تو) محکم آیتیں ہیں جو ایک کتاب کی جڑ ہیں اور کچھ اور ہیں جو متشابہ ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو فتنہ کی غرض سے اور اس (کتاب) کو (اس کی حقیقت سے) پھیر دینے کے لئے اُن (آیات) کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو اس (کتاب) میں سے متشابہ ہیں۔ حالانکہ اس کی تفسیر کو سوائے اللہ کے اور علم میں کامل دستگاہ رکھنے والوں کے (کہ جو کہتے ہیں کہ) ہم اس (کلام) پر ایمان رکھتے ہیں (اور جو کہتے ہیں کہ یہ) سب ہمارے ربّ کی طرف سے ہی ہے کوئی نہیں جانتا اور عقلمندوں کے سوا کوئی بھی نصیحت حاصل نہیں کرتا"

قرآن - ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ج فِيْهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

("یہی کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے")

قرآن - جو شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ج (البقرہ: ع۲۳)

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے وہ (قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں"

قرآن - جو وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝

(بنی اسرائیل: ع۹)

(اور ہم قرآن میں سے آہستہ آہستہ وہ (تعلیم) اتار رہے ہیں جو مومنوں کے لئے (تو) شفا اور رحمت (کا موجب) ہے اور ظالموں کو صرف خسارہ میں بڑھاتی ہے"

قرآن - جو وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ز

(بنی اسرائیل: ع۶)

(اور ہم نے قرآن میں یقیناً ہر ایک (ضروری) بات کو مختلف پیرایوں سے بیان کیا ہے")

قرآن - جو اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ .... الخ

(بنی اسرائیل ع۱)

("یہ قرآن یقیناً اس (راہ کی) طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ درست ہے")

قرآن - جو اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ط وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝

(النسآء ع۱۱)

("پس کیا وہ (لوگ) قرآن پر غور نہیں کرتے اور (نہیں سمجھتے کہ) اگر وہ اللہ کے سوا (کسی اور) کی طرف سے ہوتا تو وہ یقیناً اس میں بہت سا اختلاف پاتے")

ربّ العالمین کی طرف سے تمام زمانوں کے قیامت کے تمام انسانوں کی نصیحت و ہدایت کے لئے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر بطور ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِيْن جو قرآن نازل کیا گیا اور جس کی عظمت و شان کے بارہ میں اوپر کچھ آیات مع ترجمہ درج کی گئی ہیں اس قرآنِ حکیم و کریم اور مجید و عظیم کے حرف حرف لفظ لفظ اور زیر و زبر پر جماعت احمدیہ صدق دل سے ایمان رکھتی اور اس کی حقیقی تفسیر و ترجمہ کو پڑھنا پڑھانا اور ساری دنیا میں پھیلانا اپنا فرض سمجھتی ہے اسی میں ہماری اور ساری دنیا کے انسانوں کی دینی

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ ایسٹرن ریجن گھانا کا پہلا سالانہ اجتماع

- صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام
- خاتون ریجنل ایڈمنسٹریٹر سیکرٹری کا خطاب
- نماز تہجد اور تقاریر کا پروگرام
- ریجن سے سو مستورات کی شرکت
- چار ہزار سیڈیز مالی قربانی کی پیشکش

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ ایسٹرن ریجن گھانا مغربی افریقہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسٹرن ریجن گھانا میں لجنہ اماء اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع ۳۰ر مئی ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا

الحمد للہ علیٰ ذٰلک

اجتماع سے قبل لجنہ اماء اللہ کی ضلعی طور پر تشکیل کی گئی اور ہر ضلع میں اُن کا سالانہ اجتماع منعقد کرایا گیا چنانچہ یہ اجتماعات ایسٹرن ریجن کے پانچ ضلعوں کوفوریڈوا۔ انکوکو۔ اکیم اوڈاں۔ سومیاں اور آسامانگے میں منعقد ہوئے۔ اس کے بعد ریجن ہذا سے مستورات سالانہ اجتماع کے لئے ۲۹ر مئی کو کوفوریڈوا (KOFORIDUA) پہنچ گئیں۔

خاکسار نے اجتماع کے لئے گھانا ٹیکنیکل کالج کے پرنسپل صاحب سے مل کر دو بڑے ہال حاصل کر لئے تھے ایک ہال میں اجتماع منعقد کیا گیا اور دوسرے کو رہائش کے لئے استعمال کیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کوفوریڈوا کے نوجوانوں نے اجتماع کے ہال کو مختلف تبیزز سے سجا دیا تھا اور رات کو پہرہ کا انتظام کیا نیز مستورات کے لئے ضروری اشیاء مہیا کیں۔

فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ احسن الجزاء

پہلے دن ۲۹ر مئی کو نماز مغرب و عشاء کے بعد خاکسار نے مستورات میں درس حدیث دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْاَۃُ حَقَّ رَبِّھَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِھَا

(ابن ماجہ)

کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کوئی عورت اپنے رب کے حقوق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے خاوند کے حقوق ادا نہ کرے

کی روشنی میں مستورات کو اپنے خاوندوں کا احترام اور حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کسی عورت کا خاوند اس حال میں وفات پا جائے کہ وہ اپنی بیوی سے خوش تھا تو وہ عورت خدا تعالیٰ کے فضل سے جنت میں جائے گی اسی طرح خاکسار نے یہ حدیث بھی بیان کی کہ خاوند کی اطاعت، فرمانبرداری اور اس کے احترام کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے بعد کسی اور کے لئے سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو اس کے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا۔

نماز تہجد اور درس

اگلے دن ۳۰ر مئی کو خاکسار نے نماز تہجد پڑھائی اور سرکٹ مبلغ۔ S.S. Audu نے رسالہ تحریک جدید سے کشتی نوح کے ایک انگریزی اقتباس کا درس دیا اور نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس قرآن دیا۔

تمام مستورات ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر ۹ بجے اجتماع کے ہال میں پہنچ گئیں۔ اجتماع میں شرکت کے لئے اکیم اوڈا اور آسامانگے سے ایک سپیشل بس بھی آئی۔

دس بجے اجتماع کی کاروائی سسٹر ہاجرہ عبداللہ قائم مقام ہیڈ مسٹریس احمدیہ گرلز وکیشنل سکول آگونا نیانگروم کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ایسٹرن ریجن نے لجنہ کا عہد دہرایا اور استقبالیہ ایڈریس پیش کیا

خاکسار نے لجنہ اماء اللہ کے اس اجتماع کے افتتاح کے لئے محترم امیر و مشنری انچارج مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب سے درخواست کی تھی لیکن آپ بوجہ خرابی صحت اور دیگر مصروفیات کے تشریف نہ لا سکے اور خاکسار کو ہی اس کے لئے ہدایت فرمائی۔ چنانچہ خاکسار نے سب سے پہلے محترمہ حضرت سیدہ آپا مریم صدیقہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے ازراہِ شفقت اس موقعہ کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ حضرت سیدہ آپا صاحبہ کے پیغام کا متن درج ذیل ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میری پیاری بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ ایسٹرن ریجن گھانا پہلی مرتبہ اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے میں اس ریجن کی بہنوں کو اُن کے پہلے اجتماع کے موقعہ پر مبارکباد دیتی ہوں اور دُعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے آمین۔

اس کانفرنس (اجتماع) کا سب سے اہم مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ لجنہ کی ممبرات اپنے سارے سال کے کام کا جائزہ لیں اور معلوم کریں کہ گذشتہ سال کی نسبت انہوں نے کس قدر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کی ہے اور پھر آئندہ کے لئے ایسا لائحہ عمل تجویز کریں کہ جس سے کامیابی حاصل ہو۔ ہر احمدی کا مطمح نظر خواہ وہ (مرد یا عورت) کسی بھی ملک میں رہتا ہو دین حق کی اشاعت ہے اور یہ دو طریقوں سے ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ دین حق کی صداقت دوسرے مذاہب کے سامنے دلائل کے ساتھ پیش کی جائے اور دوسرے یہ کہ اسلامی تعلیم پورے طور پر اپنا کر دنیا کے سامنے عملی نمونہ پیش کیا جائے۔ پہلے اصول پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہمارے لئے صرف قرآن کریم کا پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ترجمہ و تفسیر بھی جاننا ضروری ہے اور ان دلائل کا مطالعہ جو اسلام کی صداقت سے متعلق ہیں کا جاننا اور پھر ان کا دنیا کے سامنے صحیح طور پر پیش کرنے کا طریق جاننا بھی ازبس ضروری ہے کیونکہ اگر تم خود ہی مذہب کے متعلق کچھ نہیں جانتیں تو پھر تم دوسروں کو سکھا بھی نہیں سکتیں۔

دوسرے طریق کو اپنانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ تم اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو کیونکہ تمہارے اعمال اور تمہارے الفاظ میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ تمہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ آیا تم اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو یا نہیں کیونکہ اگر ہم خود ہی اسلامی احکام پر عمل نہیں کریں گے تو پھر دوسروں کو بھی منوا نہیں سکیں گے اور جس سے وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ جب تم خود ہی اسلامی تعلیمات و احکام پر عمل نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں کس طرح ان کو تسلیم کرنے کا کہہ سکتے ہو اور یا پھر وہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ اسلام ایک زندہ مذہب نہیں ہے اور یہ کہ اس کے بعض احکامات اس موجودہ دور میں عمل کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ اس لئے میں اپنی بہنوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ وہ مذہب کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دیں ایک شخص کو مذہب سے گہرا علم اور اس کی تفاصیل جانتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اور پوری محنت کے ساتھ اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے

اپنے بچوں کی تربیت ایسے طریق سے کریں کہ ان کے دلوں میں دین حق کی محبت پیدا ہو جائے اور اس طرح گھانا کا ہر احمدی خواہ مرد ہو یا عورت نسلاً بعد نسلٍ دین حق کے جھنڈے کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی طاقت بخشے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

آپکی مخلصہ

(دستخط) مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ"

حضرت سیدہ آپا صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اس پیغام کے سنانے کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی۔

افتتاحی تقریر میں خاکسار نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تقریر جو آپ نے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر کی تھی کے چند اقتباسات سنائے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نحل کی آیت نمبر ۹۸ کی روشنی میں استدلال فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اسلام میں عورت و مرد برابر کے شریک ہیں بلکہ یہ ممکن ہے کہ بعض اوقات عورت اس میدان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں آگے نکل جائے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں مستورات کو نصائح فرمائیں کہ ہمیں اس وقت دو محاذوں پر جنگ کرنا ہے ایک یہ کہ ہم اپنے بچوں کی عمدہ رنگ میں تربیت کریں اور دوسرے یہ کہ ہم اپنی اصلاح کریں ۔

اس کے بعد خاکسار نے دعا کرائی اور واپس مشن ہاؤس آیا اور اجتماع کا پروگرام جاری رہا ۔ پروگرام کے مطابق محترمہ Jamila Dawson اکیم اوڈاں نے لجنہ اماء اللہ کی غرض و غایت بیان کی اور محترمہ Hama Sadiq ریجنل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ایسٹرن ریجن نے احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے عنوان پر تقریر کی اور محترمہ مریم محمد صدر لجنہ اماء اللہ ایسٹرن ریجن نے نماز کی اہمیت پر تقریر کی ۔

اس کے بعد اکیم اوڈاں کی بارہ ناصرات نے دینی معلومات سے متعلق پروگرام پیش کیا ۔ اس کے بعد کبی سرکٹ کی ایک خاتون Lelai نے مالی قربانی کی اہمیت پر تقریر کی اور اپنی طرف سے مالی قربانی پیش کی ۔ اور پھر ایسٹرن ریجن کے چھ سرکٹس سے مالی قربانی پیش ہوئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقع پر کی جانے والی کل مالی قربانی چار ہزار سیڈیز ہوئی الحمد للہ علی ذالک ۔

اور اس کے بعد صدر جلسہ محترمہ ماجرہ عبداللہ نے صدارتی ریمارکس دیئے ۔

اس کے بعد خاکسار نے دوبارہ مقام اجتماع جا کر اختتامی تقریر کی جس میں خاکسار نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس نے ہمیں یہ پہلا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق دی ۔ پھر خاکسار نے تمام احمدی بہنوں کو قدرت ثانیہ کی برکات سے آگاہ کیا اور قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضور ایدہ اللہ کے زمانہ میں جو کارہائے نمایاں ہوئے ہیں انہیں بیان کیا ۔

لجنہ کا عہد دہرانے کے بعد خاکسار نے دعا کرائی اور اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسٹرن ریجن کا پہلا سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا ۔

اس موقع پر عیسائی مستورات کو بھی دعوت نامے بھجوائے گئے تھے جنہوں نے اجتماع کی تقاریر کا اچھا اثر لیا ۔

ریجنل ایڈمنسٹریٹر سیکرٹری صاحبہ نے جو اس موقع کی مہمان خصوصی تھیں نے خطاب کرتے ہوئے مستورات کو عمدہ اخلاق اور ملک و قوم کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لینے کی تلقین کی اپنے خطاب کے بعد یہ خاتون مشن ہاؤس میں شکریہ ادا کرنے آئیں چنانچہ انہیں مزید اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا ۔ اور اسلام میں عورت کا مقام ۔ پردہ کی اہمیت بتائی گئی اور لٹریچر بھی دیا گیا ۔

اجتماع کے اختتام پر ایسٹرن ریجن کی لجنات نے نئے سال کے عہدیداروں کا انتخاب کیا ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں آئندہ بھی ترقی دے ۔ غلبہ دین حق کی مہم میں ہمیں بھی نمایاں حصہ لینے کی توفیق عطا کرے ہم بھی قرآنی انوار سے مزین اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دنیا کے لئے ایک نمونہ بنیں اور اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور ہر اجتماع کو کامیاب فرمائے ۔

- آمین ۔

فجزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

محترمہ امین بیگم احمدی آف نیروبی کا ذکر خیر

قسط دوم

محترم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج انگلستان مشن ★

ایک بات ان کے اخلاص اور فدائیت کو مزید اجاگر کرنے والی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہی دنوں بعض لوگوں نے ایک ڈیفنس کمیٹی بنائی جس میں کچھ مرد اور کچھ عورتیں شامل کی گئیں اور جماعت میں یہ روح پیدا کرنے کی نادانستہ طور پر کوشش کی گئی کہ جماعت اور جماعت کا مرکز ایک بہت بڑی مشکل میں گھر گیا ہے اس لئے اب وقت آگیا ہے کہ ہم جان ہتھیلیوں پر رکھ کر میدان میں کود پڑیں اور عورتیں بے شک ایسی حالت میں پردہ وغیرہ بھی نہ کریں یہ آیت پڑھتے پڑھتے ایک فتنہ کی صورت اختیار کر گئی اس کمیٹی میں مردوں میں مکرم محمد امین صاحب احمدی اور عورتوں میں سے ان کی اہلیہ محترمہ عزیزہ امین بیگم احمدی صاحبہ شامل تھیں اور کمیٹی کے مرد ممبران میں کچھ باغیانہ روح پیدا ہوتی نظر آئی تو جماعت کے مخلصین نے مجھے اس بارہ میں آگاہ کیا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس وقت کے ساتھی مبلغین کی امداد سے اس فتنہ کو کچلنے کی توفیق نصیب ہوئی مکرم محمد امین احمدی صاحب بھی دوسرے احباب کمیٹی کے رنگ میں رنگین ہوئے ۔ مجھے یہ پریشانی تھی کہ ایک تو نو احمدی ہیں اور پھر جوانی کا عالم ہے کہیں ان کے خاندان کے لئے کوئی ابتلاء کی صورت نہ پیدا ہو جائے اگرچہ یہ ممبران کمیٹی تین چار ہی تھے مگر حالات کی وجہ سے عام دوستوں کی ہمدردی بھی ان کے ساتھ تھی ۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے عزیزہ محترمہ امین بیگم احمدی صاحبہ کو کہلا بھیجا کہ میں نے ڈیفنس کمیٹی کو توڑ دیا ہے اور ان کے سب پروگراموں کو سختی سے منسوخ کر کے جماعت کو ہدایت کر دی ہے کہ ان کے ساتھ کوئی تعاون نہ کرے یہ جماعت کو اباحت اور بے راہ روی کی طرف لے جانے کی راہ ہے ۔ آپ اپنے خاوند مکرم محمد امین احمدی صاحب کو سمجھا دیں اور آپ بھی دفاعی کمیٹی کے ممبر خواتین سے الگ رہیں خدا جزا نصیب کرے ہماری اس بہن کو انہوں نے فوراً اپنے خاوند امین صاحب سے کہا کہ دفاعی کمیٹی سے الگ ہو جائیں اور ان پروگراموں سے قطعاً تعلق نہ رکھیں ورنہ میں تم سے طلاق لے لوں گی میرا تم سے کوئی تعلق نہ ہوگا ۔ خدا کا فضل اور کرم تھا کہ امین صاحب کے کانوں تک جب یہ ڈانٹ پہنچی تو امین صاحب اسی وقت بھاگے بھاگے اپنے برادر نسبتی عزیز غضنفر احمدی مرحوم کو ساتھ لے کر میرے پاس پہنچے میں اس نیروبی کی مسجد میں نماز پڑھانے گیا ہوا تھا منت سماجت کر کے ان دونوں عزیزوں نے کہا آپ آج رات ہمارے ہاں چل کر سوئیں اور کہنے لگے اپنی بہن کو چل کر سمجھائیں وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائے اللہ کا احسان ہے خدا جزائے خیر دے امین صاحب کو بھی اور ان کی مرحومہ اہلیہ عزیزہ امین بیگم احمدی صاحبہ کو بھی جنہوں نے بروقت ایک بہت بڑے فتنہ کو کچلنے سلسلہ کے مبلغ کی بروقت اور نہایت مناسب انداز میں امداد کی ان کے اس جرأت مندانہ اقدام کو خاکسار کبھی نہیں بھولا مجھے ان کی غیرت ، جرأت ، شجاعت اور سلسلہ کے لئے فدائیت کا جذبہ ہمیشہ یاد رہتا ہے اور ان کی یہ بروقت عظیم خدمت کے لئے متوجہ رکھتی ہے اللہ تعالیٰ انہی غریق رحمت کرے آمین

مرحومہ اور ان کی باقی بہنیں بھی سلسلہ کی فدائی تھیں اب ایک ہی بہن زندہ ہے یعنی بیگم چوہدری نثار احمد صاحب مرحوم اللہ تعالیٰ انہیں زندگی دے اور بچوں کی خوشیاں نصیب کرے ان سب کا یہ ایک بڑا کارنامہ ہے کہ ان کی والدہ جن کو ہم سارے اس وقت "ماں جی" کہہ کر پکارتے تھے وہ احمدی نہ تھیں یہ سب باری باری اور کبھی سب مل کر حضرت اقدس کا منظوم پاکیزہ کلام درثمین سے خوش الحانی سے پڑھ کر سناتیں آخر ایک دن آیا کہ "ماں جی" کہنے لگیں یہ کلام بہت مقدس بزرگ کا ہے کوئی شبہ نہیں کہ وہ برگزیدہ تھے میں بھی ان کی بیعت کرتی ہوں اور ان بہنوں کی اس کاوش سے جن میں مرحومہ امین بیگم احمدی صاحبہ بھی شامل تھیں وہ احمدی ہو گئیں ۔

مرحومہ بلاشبہ نیک دل خاتون تھیں ۔ مہمان نواز ، با اخلاق اور باقاعدہ نماز بلکہ تہجد بھی پڑھتی تھی ۔ قرآن کریم کی تلاوت خوش الحانی سے کرنا ان کا دستور تھا اپنے سب بچوں کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا ہوا تھا اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی اس پاک کلام کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے ۔

مرحومہ صاحبہ کشوف و رویا تھیں دسمبر ۱۹۶۹ء کی بات ہے انہیں دل کی بیماری کا حملہ ہوا اور سب ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تین دن بالکل بے ہوش رہیں ۔ تین ماہ ہسپتال میں گزارے دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھی بذریعہ تار درخواست

درخواست دعا

(۱) مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی کے بچے کی آنکھ کا جو کھجور کے نوکیلے پتہ سے بیکار ہو گئی ہے سرگودھا میں علاج ہو گیا ہے مگر زخم کی وجہ سے سفید موتیا کے سبب بینائی معطل ہے ۔ احباب کرام اس بچہ کی کامل شفا اور بینائی کی بحالی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(۲) مسماۃ راحت نثار صاحبہ (غیر از جماعت) لاہور جس کو خاوند نے طلاق دے دی ہے اور اب وہ بچہ کو اس سے چھیننا اور مطلقہ کو مقدمات میں الجھانا چاہتا ہے ۔ نیز اس عورت کا ایک بھائی والدین کا نافرمان ہے ۔ اسی طرح وہ اپنی ایک بہن کے رشتہ کے لئے بھی سخت پریشان ہے ۔ مسماۃ مذکورہ کے تینوں امور کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں ۔

(سید احمد علی ربوہ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

(۳) میرے نہایت ہی گہرے دوست اور سابق قائد خدام الاحمدیہ اور محترمہ ماسٹر عنایت اللہ صاحب نعیم کی اہلیہ محترمہ رقیہ بیگم دختر نور محمد صاحب بھٹی آف بھابڑہ کی یکم رمضان المبارک کو مکان کی چھت سے رات کو اچانک گرنے سے دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے ۔ رورل ڈسپنسری بھابڑہ میں زیر علاج ہیں ۔ ٹانگ کی ہڈی تو ٹھیک اپنی جگہ پر لگ گئی ہے لیکن ابھی درد اور زخم باقی ہے ۔ احباب کرام اللہ تعالیٰ سے ان کی مکمل شفایابی اور صحت عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

(عبدالعزیز کوثر ایم اے بی ایڈ تحت نرارہ ضلع سرگودھا)

(۴) خاکسار کی بیوی گزشتہ ۷ ، ۸ سال سے سر درد اور گیس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے ہر دو تین روز بعد بیماری حملہ کرتی ہے ۔ احباب کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(بشیر احمد ۔ ڈھونیکے ۔ وزیر آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے رہے۔ ہوش آنے اور کچھ تندرست ہونے پر ہسپتال میں فرض نمازیں اور نوافل اور دعا و استغفار میں اپنا وقت گزارتیں ایک رات انہوں نے خواب میں حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور حضرت مصلح موعود کی زیارت کی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان سے فرمایا میں نے تمہارے لیے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں دس سال مزید زندگی عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس نے اپنے فضل سے انہیں صحت عطا فرمائی اور دس سال مزید زندگی کی بہاریں دیکھیں۔

۱۹۸۰ء میں پھر بیمار ہوئیں۔ لاہور گئی ہوئیں تھیں وہاں اپریشن ہوا لیکن اس سے خرابی اور بڑھ گئی انگلستان واپس آگئیں بہترین معالج اور بہترین ادویہ اور پھر اپنے عزیز بعض قابل ڈاکٹروں کی خصوصی توجہ میسر تھی۔ خود مکرم محمد امین صاحب ایک بڑے ہسپتال میں ملازم ہیں چوٹی کے ڈاکٹروں کے زیر علاج رہیں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں لگاتار دعا کے خطوط لکھے گئے خون کے کئی تاریں دی گئیں کچھ عرصہ کے لئے تندرست بھی ہو جاتیں لیکن پھر بیمار ہو جاتیں۔ یہ سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ حضور ایدہ تعالیٰ انگلستان تشریف لائے حضور مشفقانہ انداز سے نوازتے رہے اور حالات معلوم کرتے رہے لیکن اس سے قبل اپریل ۱۹۸۰ء میں پہلے اپریشن کے بعد جو کینسر کا خطرہ عزیزہ امین بیگم احمدی صاحبہ نے خواب دیکھا کہ بچی کی شکل میں ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی گود میں اٹھایا ہوا ہے اور اس حالت میں انہوں نے حضور سے درخواست کی کہ حضور میرے لئے دعا فرمادیں۔

حضور نے انہیں زمین پر رکھ کر دعا فرمائی۔ یہ خواب عزیزہ امین بیگم احمدی صاحبہ نے خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر حضور کو ہسپتال سے بھجوایا حضور اس وقت جرمنی میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ یہ خواب بھی پورا ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضور جب اس دفعہ لندن میں تشریف فرما تھے تو عزیزہ کا انتقال ہو گیا حضور کو جونہی اس خبر سے اطلاع ہوئی۔ اظہار ہمدردی کے طور پر مکرم امین صاحب کو پیغام تعزیت بھجوایا اور حضور نے ازراہ کرم مجھ سے بھی ذکر فرمایا۔ دورانِ بیماری بھی دریافت فرماتے رہے آخر ۳ر ستمبر ۱۹۸۰ء کو محمود ہال میں حضور پرنور نے نماز عشاء کے بعد جنازہ عزیزہ امین بیگم احمدی کا پڑھایا۔ جب حضور فلیٹ سے جنازہ پڑھانے کے لئے لا رہے تھے تو اس عاجز سے ذکر فرمایا کہ یہ تو میرا ہی انتظار کر رہی تھیں تمام عزیزوں سے حضور نے تعزیت فرمائی اور انہیں حوصلہ دیا۔ جنازہ میں حضرت اقدس کے خاندان کے افراد مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد۔ مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ بھی شامل ہوئے جماعت کے احباب بڑی کثرت کے ساتھ شامل ہوئے اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی حضور نے ازراہ شفقت جنازہ کو کندھا بھی دیا بہت سے دوست جنازہ میں شمولیت کے لئے دور دور سے آئے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا کرے اور انکے سب متعلقین کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

دعائے مغفرت

میری نسبتی بہن عزیزہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حال راولپنڈی قریباً پچاس برس کی عمر میں ایک طویل بیماری کے بعد مورخہ ۱۷ر جولائی مطابق ۱۴ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ بروز جمعۃ المبارک ۴ بجے صبح داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مولا کے حضور پہنچ گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

اسی روز بعد نماز جمعہ راولپنڈی سے میت کو ربوہ لایا گیا اور دوسرے روز قریباً ۹ بجے صبح بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) نے پڑھائی اور قریباً رہوتے پر محترم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے سوگوار خاوند کے علاوہ چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں سب سے بڑے بیٹے نعیم احمد کی شادی اپنے ہاتھوں گزشتہ اپریل کی تھی ابھی کوئی مزید خوشیاں اولاد کی دیکھنی نصیب نہ ہوئی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے بلاوا آگیا اور جان جانِ آفرین کے سپرد کرتے ہوئے ہم سب کو داغِ مفارقت دے گئیں۔ مرحومہ بڑی ہی صابرہ و شاکرہ، پابند صوم وصلوٰۃ خاتون تھیں۔ اپنی طویل بیماری کے ایام بڑے ہی صبر و سکون سے گزارے۔ مہمان نواز اور خوش خلق تھیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی روح کو سکون بخشے اور اپنے مقامِ قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(محمد احمد مونس فاضل کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں!

وقفِ جدید کی بابرکت تحریک کے سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

"اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑیگا ..... اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔"

ظاہر ہے کہ ایسی تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے انصار اللہ پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے عہدہ داران، معاونین خاص کی تعداد بڑھائیں۔ چندہ جات وقفِ جدید کے وعدہ جات اور ادائیگی کو معیاری بنائیں۔ اور کما حقہٗ جائزہ لیں کہ کوئی فرد واحد بھی اس مقدس تحریک میں شمولیت سے باہر نہ رہے۔

تمام زعماء کرام سے گزارش ہے کہ معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنی رپورٹیں باقاعدگی سے بھجوائیں۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

قراردادِ تعزیت

۱۳ر جولائی ۸۱ء بروز سوموار قبل از نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت منظور کی:۔

"مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی کا یہ اجلاس محلہ کے قدیمی اور نہایت مخلص بزرگ مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور کی وفات پر دلی غم و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

افسوس ہے کہ جماعت کے مخلص اور دیرینہ خادم محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور ۲۹ر جون ۸۱ء کو مختصر سی علالت کے بعد سوا آٹھ بجے شب ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور مرحوم نے اپنی ساری زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کی۔ اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک نہایت محنت اور جانفشانی اور اخلاص سے سلسلہ کی خدمت کرنے کی سعادت پائی۔ مبلغین کورس کرنے کے بعد بطور مبلغ کام کرتے رہے۔ پھر آپ کو بطور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود، خدمات بجا لانے کی سعادت ملی۔ آخر میں کئی سال نظارت بیت المال آمد میں بھی خدمات بجا لانے کا موقع ملا۔ محلہ دارالرحمت وسطی میں بھی قائمقام صدر اور امام الصلوٰۃ کے اہم فرائض انجام دیتے رہے۔ گو آج محترم مولانا صاحب ہم میں موجود نہیں کیونکہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ لیکن آپ محترم کی خدماتِ دینیہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں اور دامنِ تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔

ہم ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی مولانا صاحب کے پسماندگان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اپنے قربِ خاص میں جگہ دے اور پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خود دین اور دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار رہے۔ آمین ثم آمین!

(ہم ہیں! ممبران مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

بقیہ: شانِ قرآن صفحہ ۷ سے آگے

و دنیوی بھلائی اور اخروی فلاح و نجات ہے اور اسی میں ہماری انفرادی اور جماعتی زندگی کا راز مضمر ہے ہم عسر اور یسر میں آزمائش و آسائش میں، مشکلات و مصائب کے ادوار اور ابتلاؤں کی تیز و تند اور گرم ہواؤں میں الغرض ہر حال میں چار دانگِ عالم میں قرآن اور قرآنی تعلیمات و تراجم اور تفسیر قرآن کی اشاعت کا مقدس جہادِ کبیر انشاء اللہ المقدیر جاری رکھیں گے اور اپنے رب کو اپنے لئے کافی سمجھیں گے اسی پر توکل کریں گے اور اسی کا در کھٹکھٹائیں گے کہ الٰہی تو دنیا بھر میں اشاعتِ قرآن غلبۂ اسلام اور غلبۂ توحید کی عظیم مہم میں ہمیں کامیاب و کامران اور منظور و منصور فرما۔

آمین یا ارحم الراحمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس طلبی ٹنڈر

زیر دستخطی کو محکمہ عمارات کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے اپنی تجدید کی فیس جمع کرادی ہے - مندرجہ ذیل کاموں کے لیے کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء نافذ العمل یکم جولائی ۱۹۷۹ء بمعہ ترمیم مجریہ سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی تا تاریخ ٹنڈر پر مبنی اور دیگر آئیٹم کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء میں نہ آتی ہوں - سنٹرل شیڈول آف ریٹ ۱۹۶۴ء کے مطابق ادا کی جائیں - پرسنٹیج / آئیٹم ریٹ سربمہر بتاریخ ہر ایک کے سامنے دی گئی ہے گیارہ بجے قبل از دوپہر حاضر آمدہ ٹھیکیداران یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے - ٹھیکیداران کو الگ الگ سربمہر لفافہ ہر ایک کام کیلئے استعمال کرنا ہوگا جس پر ٹھیکیدار کا نام لکھا ہوگا - زر بیعانہ کے بغیر ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا - زر بیعانہ بصورت چالان خزانہ یا ڈیپازٹ ایٹ کال لازماً ہونا چاہیئے - زیر دستخطی بلا اظہار وجوہ کسی یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں -

نمبر شمار	نام کام	زر بیعانہ	زر ضمانت	میعاد	ٹنڈر کے جاری کرنے اور وصول کرنے کی تاریخ
۱	گورنمنٹ ہائی سکولز میں سائنس لیبارٹری تعمیر کرنا (۱) شاہ پور صدر (۲) نور پور تھل (ہر ایک کے لئے)	۸۵,۰۰۰/-	۱,۷۰۰/-	۳ ماہ	۱۲-۸-۸۱ / ۱۳-۸-۸۱
۲	گورنمنٹ کالج جوہر آباد میں کنٹین اور کینٹ ایریا بنانا	۸۸,۰۰۰/-	۱,۸۰۰/-	۳ ماہ	"
	گورنمنٹ کالج جوہر آباد، گورنمنٹ گرلز جوہر انٹر کالج جوہر آباد گورنمنٹ انٹر کالج نوشہرہ میں ٹائیلٹس تعمیر کرنا (ہر ایک کے لئے)	۱۶,۰۰۰/-	۳۲۰/-	۱ ماہ	"
۳	ایگریکلچرل سکیموں کی پنجاب میں توسیع کے سلسلہ میں فیلڈ اسسٹنٹوں کیلئے دفتر اور رہائش گاہیں تعمیر کرنا - بمعہ واٹر سپلائی سیوریج، اور بجلی لگانا (۱) قائد آباد	۱,۵۰,۰۰۰/-	۳,۰۰۰/-	۴ ماہ	"
	(۲) ایگریکلچرل سکیموں کی پنجاب میں توسیع کے سلسلہ میں فیلڈ اسسٹنٹوں کیلئے دفتر اور رہائش گاہیں تعمیر کرنا بمعہ بجلی لگانا - وڑچھ	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۳ ماہ	"
۴	خوشاب میں لائیو سٹاک کے تجرباتی فارم میں واٹر سپلائی مہیا کرنا، سیوریج سکیم پانی تھارنے والا ٹینک، فلٹر بیڈز، ٹنکی پانی والی، سیوریج، ڈسپوزل ورک	۸,۲۵,۰۰۰/-	۱۶,۵۰۰/-	۴ ماہ	"
۵	شاہ پور جیل کے سٹاف کے لئے رہائش گاہیں بنانا - سنتریوں کیلئے دو بیرک بنانا جس میں واٹر سپلائی، سیوریج سسٹم، سینٹری لگانا اور بجلی لگانا	۸,۰۰,۰۰۰/-	۱۶,۰۰۰/-	۹ ماہ	"
۶	دوبارہ تعمیر کرنا ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور کی چار دیواری ایڈمنسٹریشن بلاک بنانا اور قیدیوں کا بلاک جس میں واٹر سپلائی، سیوریج سسٹم، سینٹری لگانا اور بجلی لگانا -	۹,۰۰,۰۰۰/-	۱۸,۰۰۰/-	۹ ماہ	"
۷	دس پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دینا (ضلع سرگودھا میں) اینو، سمہ شاہانڑی، کھبکی، سیال شریف (ہر ایک کام کے لئے)	۱,۷۰,۰۰۰/-	۳,۴۰۰/-	۴ ماہ	"
۸	(۳) مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دینا ضلع سرگودھا میں، جہان آباد، جالی (ہر ایک کام کے لئے)	۴,۰۰,۰۰۰/-	۸,۰۰۰/-	۶ ماہ	"
۹	۲۲۵ بنیادی ہیلتھ یونٹ پنجاب میں بنانا - (۲۰ ضلع سرگودھا میں) ۱- خواجہ آباد ۲- سکیسر ۳- ڈیرہ جدید ۴- کھٹوال ۵- وہیرا ۶- انگہ (ہر ایک کام کے لئے)	۴,۹۵,۰۰۰/-	۱۰,۰۰۰/-	۹ ماہ	"
۱۰	آفیسر ہوسٹل سرگودھا میں تعمیر کرنا - جس میں اندرونی اور بیرونی واٹر سپلائی سیوریج سسٹم، سینٹری لگانا اور بجلی لگانا -	۲۵,۰۰,۰۰۰/-	۵۰,۰۰۰/-	۱۲ ماہ	۱۹-۸-۸۱ / ۲۰-۸-۸۱
۱۱	شہری حلقوں میں مڈل اور ہائی سکولوں کی کنسالیڈیشن اور امپرومنٹ - پی اے ایف ائیر بیس میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول میں اندرونی اور بیرونی واٹر سپلائی، سیوریج سسٹم، سینٹری لگانا اور بجلی لگانا	۲۵,۰۰,۰۰۰/-	۵۰,۰۰۰/-	۱۲ ماہ	"

خالد محمود (ایگزیکٹو انجینئر)

سیکنڈ پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا

(IPL-54581 ۲۰۴۱)

بلا تبصرہ

کلمہ طیبہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کلمہ طیبہ پر غور کیا جائے تو یہ اسلام کی بنیاد ہے - اس کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرا حصہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ - پہلے حصے کا مطلب اردو میں یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں - وہ وحدہٗ لا شریک ہے - وہی رب العلمین ہے وہی خالق وہی مالک وہی رازق ہے - نہ وہ ذات سوتی نہ اسے اونگھ آتی ہے وہی زندہ رہے گا باقی تمام کائنات فناء ہو جائے گی تمام جاندار قیامت کے دن زندہ ہوں گے وہ دن یوم قیامت ہوگا جب ہم نے اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کو کلمہ طیبہ کے ذریعہ مان لیا ایمان لائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فریضہ نماز - روزہ - زکوٰۃ اور حج کو زبان اور دل سے مان لیا -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ کا رسول اور سچا فرستادہ مان لیا - آپ پر قرآن مجید نازل ہوا جب آپ سچے نبی ہیں تو قرآن مجید جو خدا تعالیٰ کا آخری اور مکمل پیغام ہے اسے بھی دل و جان سے مان لیا - آپ دیکھیں کہ کلمہ طیبہ میں اسلام کو کس خوبی سے اللہ تعالیٰ نے سمو دیا ہے اور یہی کلمہ جس پر اسلام کی بنیاد ہے اسی کلمہ کو پڑھکر ہر کافر مسلمان ہو جاتا ہے اور حضور کا پیرو کار بن کر جنت کا وارث بنتا ہے - وما علینا الا البلاغ -

(فرحت قریشی - راولپنڈی)

(روزنامہ جنگ ۲۶ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۳ کالم ۴)

معذرت

خاکسار اس بات کے لیے معذرت خواہ ہے کہ عید کی چھٹیوں کا یکم اگست کے پرچہ میں اعلان نہیں ہو سکا - حسب سابق ۲ اور ۳ اگست کو دفتر الفضل میں چھٹی رہی ہے - اس لیے ان دنوں میں پرچہ شائع نہیں ہو سکا -

خاکسار

مینیجر الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴